مطالعاتی مواد اور چند ضروری ہدایات

STUDY MATERIAL CLASS:09TH PHASE: 1ST AND 2ND

ہدایت برائے طلبا، والدین اور سرپرست حضرات!

اپنے بچوں اور بچیوں کو بتائیں کہ وہ شامل نصاب اسباق کو غور سے دیکھ کر پڑھیں۔اس ضمن میں وہ ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں کہ طلبا اپنی درسی کتاب کو پوری ذمہ داری سے بشوق و ذوق پڑھیں، الفاظ کے معانی یاد کریں، دونوں مضامین زبانی خوب اچھی طرح یاد کریں۔نظم وغزل کی تشریحات یاد کریں اور اس مطالعاتی مواد سے اس میں مذکور تمام ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے فائدہ اُٹھائیں۔نیز لکھنے کے لیے دیے گیے اجزا کو نہایت صاف ستھرے انداز میں تحریر کریں۔

حصہ نظم ونثر:۔

ا۔اردو کہاں پیدا ہوئی

سوالات کے جوابات

سوال:۔ا۔ اردو اور کشمیری میں شامل چند مشترکہ الفاظ اپنی کاپی پر لکھئے۔

جواب: جواب: اردو اور کشمیری میں شامل چند مشترکہ الفاظ اس طرح ہیں: آب، آفتاب، کاپی، صندوق، قلم، باغ، مکان، آسمان، کتاب، چھت، سڑک وغیرہ

سوال:۔ ۲ سوچ کر بتایئے کہ یہ (کشمیری، ڈوگری، ملیالم، کنٹر، تامل، پنجابی، سندھی) زبانیں کہاں بولی جاتی ہیں؟

جواب:۔ کشمیری-کشمیر میں، ملیالم-کیرل میں، تامل-تامل ناڈو میں، سندھی-سندھ میں، ڈوگری-جموں میں، پنجابی-پنجاب میں، کنٹر/کنّڈ-کرناٹک میں۔

سوال:۔۳ برصغیر ہندو پاک کو زبانوں کا عجائب گھر کیوں کہا گیا ہے؟

جواب:۔ توضیحات میں جواب تلاش کیجیے (صفحہ نمبر ۳۰ پر)

سوال:۔ ۴ ''اردو کہاں پیدا ہوئی'' عنوان کے تحت مقالے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، اُن کو اپنے مختصر الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب:۔اس ضمن میں سبق کا خلاصہ نمبر وار نکات کی شکل میں لکھیے۔

☆ مندرجہ ذیل اقتباس میں سے ضمائر شخصی تلاش کر کے نوٹ بک پر لکھیے۔

Scanned with CamScanner

جواب:۔ ''وہ''، ضمیر شخصی واحد غائب حالت فاعلی ''انہوں نے''، ضمیر شخصی جمع غائب حالت فاعلی ''ان کی''، ضمیر شخصی، جمع غائب، حالت اضافی۔

☆ متضاد لکھیے:۔

تنزل-ترقی، آسان-مشکل، خاص-عام، قدیم-جدید، تعجیل-تاخیر، دور-قریب، پوشیدہ-عیاں

۲۔ ماحولیاتی آلودگی

سوالات کے جوابات

سوال (۱) ماحولیاتی آلودگی سے کیا مُراد ہے؟ جواب: خود سے حل کیجیے۔

سوال (۲) قدرت کے دو انمول تحفے کون ہیں؟ جواب: آسان ہے۔خود سے حل کیجیے۔

سوال (۳) جنگلات کی کٹائی سے کون سے خطرات پیدا ہوگئے ہیں؟

جواب: جنگلات کی کٹائی سے بہت سارے خطرات پیدا ہوگئے ہیں جیسے: (۱) بارش کم ہونے کا امکان اور ملک میں قحط سالی آجانے کا اندیشہ بڑھ جانا۔(۲) نقصان دہ سیلاب آنے کا زبردست خطرہ بڑھنا۔ (۳) مٹی کے کٹاؤ کا خطرہ پیدا ہونا۔(۴) ایک خاص قسم کی ضروری گیس اوزون کا منفی طور متاثر ہونا۔

سوال (۴) ماحولیاتی آلودگی کی مختلف شکلیں کیا کیا ہیں؟ جواب: خود سے حل کیجیے۔

سوال (۵) بڑے اور صنعتی شہروں میں آج سانس لینا بھی مشکل ہوتا ہے۔کیوں؟

جواب: بڑے اور صنعتی شہروں میں آج سانس لینا بھی مشکل اس لیے ہوتا ہے کہ یہاں قائم شدہ کارخانوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والے دھوؤں اور یہاں کی سڑکوں پر دوڑنے والی چھوٹی بڑی گاڑیوں سے خارج شدہ زہریلی گیسوں نے نہ صرف یہاں کے ماحول کو آلودہ کردیا ہے بلکہ یہاں کے لوگوں کا جینا بھی دوبھر اس طور پر کر رکھا ہے کہ یہ دن-رات سڑکوں پر دھواں اگلتی اور فیکٹریاں زہریلی گیسیں پھیلاتی رہتی ہیں۔

سوال (۶) جنگلات کی حفاظت کرنا ضروری ہے کیوں؟

جواب: جنگلات کی حفاظت کرنا اس لئے ضروری ہے کہ یہ جنگلات نہ صرف ہمارے قدرتی ماحول کے توازن کو بگڑنے سے روکتے، بلکہ سانس کے لیے مستعمل ہواؤں کو صاف رکھتے، زمین کے کٹاؤ کو پوری مستعدی سے روکتے اور سیلابوں کا زور کم کرنے میں ہماری بھرپور مدد کرتے ہیں۔

سوال (۷) توازن ذرا بھی بگڑا تو زندگی کے لئے سخت خطرہ لاحق ہوجائے گا کیوں؟

جواب: زندگی کے بقاء اور اس کے قیام کے لیے خداوند قدوس کا قائم کردہ ماحولیاتی توازن-یعنی نباتات، جمادات اور سورج کی

Scanned with CamScanner

حرارت وتپش، فضائے بسیط میں پائی جانے والی گیسوں، روئے زمین پر بسنے والے انسانوں، چرندوں، پرندوں اور ماحول، ان سب کے درمیان قائم تناسب اور توازن - از حد ضروری اور ناگزیر ہے۔ اگر اس میں کوئی غیر ضروری خلل واقع ہوا تو توازن کے بگڑنے سے دھرتی پر بسنے والی انسانی مخلوق کی ہی زندگی متاثر نہیں ہوگی بلکہ خدا کی تمام مخلوقات اسکے زیر اثر آ جائیں گے۔

☆ مندرجہ ذیل مصادر کے حاصل مصدر لکھیے۔

ڈانٹ/ ڈنٹائی، ہنسی، ہار، ناچ، لکھائی/ لکھاوٹ، ٹوک، خرید۔

☆ **درختوں کے فائدے اور دھوئیں کے نقصانات پر مضمون لکھیے:**

جواب:۔ مندرجہ بالا عناوین کے تحت مضامین درج ذیل ہیں:

درختوں کے فائدے

درخت انسانی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ یہ قدرت خداوندی کا انسانوں اور حیوانوں دونوں کے نام وہ گراں قدر عطیہ ہے جس سے ان کا وجود باقی ہے۔ بقول شخصے ہماری زندگی کا دارومدار درختوں پر ہے۔

درختوں کے فوائد بے شمار ہیں، بارش کے ہونے نہ ہونے میں درختوں کا بڑا اہم کردار ہے۔ یہ مٹی کے کٹاؤ کو روکنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ سیلاب اور دوسری قدرتی آفات سے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ درختوں کا تعاون اگر ہمیں حاصل نہ ہو تو انسان قلبی امراض کا شکار ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں گھر کی تعمیر کے لیے ہمیں ان درختوں سے لکڑیاں حاصل ہوتی ہیں۔ بہت سے درخت ایسے ہیں جن کی چھالوں کو دواسازی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ ہماری آفسوں میں لگی کرسیاں اور اسکولوں میں لگی میزیں سب کی سب درخت کی ہی مرہون منت ہیں۔

درختوں سے ہمیں آکسیجن عطا ہوتا ہے۔ ماحول میں قائم شدہ متوازن ومناسب توازن درختوں کے باعث ہی ہمیں نظر آتا ہے۔ جب کہ جانوروں کے لیے بطور غذا ان کے پتے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے درختوں سے اگر ایک طرف ہمارے ماحول کی خوبصورتی وابستہ ہے اور اس کی بنا پر تروتازگی ہر طرف نظر آتی ہے تو دوسری طرف مسافر کو سایہ اور انسانوں کو سانس لینے میں راحت نصیب ہوتی ہے۔ اس طرح درخت کی افادیت مسلم اور جگ ظاہر ہے۔

دھوئیں کے نقصانات

دھواں دراصل وہ گیس ہے جو کسی چیز کے جلنے یا سلگنے کی وجہ سے اوپر کو اٹھتی اور بدلی کی طرح پیچ کھاتی نظر آتی ہے۔ یہ ایک ایسا زہریلا گیس ہے جو بظاہر بہت معمولی مگر درحقیقت نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ایسی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کا علاج بھی بمشکل فراہم ہو پاتا ہے۔

مختلف قسم کے دھوئیں ہمارے آس پاس دکھائی دیتے ہیں، ان میں وہ دھوئیں بھی ہیں جو لکڑیوں کے جلنے کے بعد ان کے ناقص مواد کا نتیجہ ہوتے ہیں، جب کہ بڑی فیکٹریوں اور بڑے کارخانوں سے نکلنے والے دھوئیں بھی ایک قسم کی کثافت سے عبارت ہیں۔ اسی طرح تمبا کو نوشی اور سگریٹ نوشی کے دھوئیں بھی ہمارے ماحول کی پیداوار ہیں، اور ان سب کے نقصانات بے شمار ہیں۔ چنانچہ دھوئیں کی وجہ سے سانس میں عدم توازن، اور آنکھوں میں جلن کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ نیز دھوئیں میں پایا جانے والا کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کے علاوہ زہریلا تیزاب بھی ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے۔ دھوئیں میں ایک اور کھار قسم کی ایسی اور اس قدر زہریلی چیز پائی جاتی ہے جو ایک رتی کی مقدار میں بھی کسی صحت مند آدمی کو کھلا دی جائے تو وہ ہمیشہ ہمیش کی نیند سو جائے گا۔

غرض یہ کہ دھواں قوت ارادی کا سب سے بڑا دشمن اور چہرے پر چھا جانے والی مردنی کا باعث ہے۔ اس سے انسان کے اعضائے جسمانی بھی کمزور پڑ جاتے ہیں اور پورا جسم ڈھیلا اور نحیل ہو جاتا ہے۔ دھوئیں کے مضر اثرات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دھوئیں کے مہلک تاثیروں سے ۲۵ رفیصد افراد شدید قسم کے دمے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اوسطا ایک کروڑ افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ ہمیں بہر حال دھوئیں کے مضر اثرات اور مہلک نقصانات سے محتاط رہنے اور بچنے کی اشد ضرورت ہے۔

۳۔ تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ

نظم کا خلاصہ ذیل میں صرف اس لیے پیش کیا جاتا ہے کہ آپ کو نظم سمجھنے میں مدد ملے اس لیے اسے اچھی طرح ذہن نشین کیجیے اور ہر ایک بند کو بار بار پڑھ کر اس کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں اپنی اردو فیئر نوٹ بک پر لکھ کر زبانی یاد کیجیے۔

خلاصہ نظم "تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ"

یہ نظم الطاف حسین حالی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس نظم میں حالی تعلیم سے بے توجہی برتنے کا بُرا نتیجہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ کسی بھی فرد، جماعت، قوم اور ملک کی ترقی کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔ دنیا کے وہی ممالک اور قومیں خوشحالی اور ترقی کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جہاں کے لوگوں میں ہر طرح کی تعلیم اور علم و ہنر موجود ہو۔ اس نظم میں ہندوستانی قوم کی تعلیم سے دوری کو موضوع بنایا گیا ہے اور تعلیم نہ پانے کی وجہ سے ہونے والے متنوع نقصانات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

سوالات کے جوابات

(۱) تعلیم کی قدر و قیمت کیا ہے؟

جواب:۔ تعلیم کی قدر و قیمت یہ ہوتی ہے کہ اس کی بدولت انسان ہر طرح کی ظلمت و تاریکی سے محفوظ، اور ہر نوع کی فلاح و کامیابی کا مستحق بنتا ہے۔ جب کہ سماجی عزت اور دنیاوی حشمت بھی اسی کی دین ہے۔

(۲) حکومت اور قوموں پر زوال کیسے آتا ہے؟ جواب:۔ خود سے حل کیجیے۔

(۳) شرافت اور عزت کا معیار کیا ہے؟

جواب:۔ شرافت اور عزت کا معیار تعلیم و تربیت اور فن و ہنر ہے۔ گویا شرافت کا اصل معیار یہ ہے کہ شریف لوگ بھی تعلیم یافتہ ہوں اور عزت کا معیار یہ ہے کہ تعلیم حاصل کرنے سے ہی ایک بے عزت انسان بھی عزت حاصل کر سکتا ہے۔

(۴) ترک تعلیم کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب:۔ ترکِ تعلیم کے نقصانات بے شمار ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: (۱) زندگی کے اتار چڑھاؤ میں انسان پھنس جاتا ہے۔ (۲) اس کی معاشی زندگی بدحال ہو جاتی ہے۔ (۳) علم سے عاری شخص کو سماج میں ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (۴) ترک تعلیم سے انسان جہالت و گمراہی کے گڑھے میں ڈوب جاتا ہے۔ (۵) اس کی وجہ سے انسان صحیح اور غلط، حرام اور حلال میں فرق کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(۵) کسی ملک اور وہاں کے عوام کی ترقی کن چیزوں سے ہو سکتی ہے؟

جواب:۔ کسی ملک اور وہاں کے عوام کی ترقی تعلیم وتربیت اور اس کی روشنی میں انجام دی جانے والی صنعت وحرفت، جدید تعلیم جو نفع بخش ہو اور قدیم تربیت جو صالح اور درست ہو، سے ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہنرمندانہ اور پیشہ ورانہ تعلیم بھی ملکی اور عوامی ترقی کی ضامن ہے۔

سوال:۔ تعلیم کے فائدے پر ایک مضمون لکھیے۔

جواب:۔

تعلیم کے فائدے

تعلیم دنیا میں اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ ایک ایسی لازوال دولت ہے جو خرچ کرنے سے گھٹتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے اور زندگی کی آخری سانس تک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے" جاہل مال و دولت پر ناز کریں، ہمیں تو علم چاہئے اس لئے کہ علم باقی رہنے والا ہے اور مال و دولت فنا ہونے والی چیز ہے"۔ ارشاد رسول ﷺ ہے: **طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم و مسلمة** علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلم مرد اور مسلم عورت پر ضروری ہے۔

انسان کی ہمہ جہت ترقی وترقی کا دارومدار تعلیم پر ہے۔ پوری دنیا میں سائنس وٹکنالوجی کے میدان میں پائی جانے والی ترقیاں بھی تعلیم و تربیت کی ہی مرہون منت ہیں۔ اسی کی بدولت عصرِ حاضر کے انسانوں نے کائنات کی بڑی بڑی طاقتوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا ہے۔ اونچے اونچے پہاڑوں، وسیع سمندروں اور فضاؤں پر حکمرانی دراصل اسی تعلیم اور علم کا ہی کرشمہ ہے۔ علم انسان کو انسان بناتا ہے۔ اسے فرسودہ خیالات سے چھٹکارا دلاتا ہے۔ زمانے کے ساتھ چلنے کا ہنر اور انسانی معاشرہ میں باعزت زندگی گزارنے کی ضمانت انسان کو اسی علم کے طفیل ہی حاصل ہوتی ہے۔ علم ہی انسان کو تمیز وسلیقہ، اخلاق وعادات، آداب زندگی، مروت ورواداری اور خوش خوئی جیسی خوبیوں سے روشناس کراتا ہے۔

غرض یہ کہ علم نور ہے، عقل سلیم اور بصارت وبصیرت ہے۔ یہ صاف ماحول اور پاکیزہ زندگی کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس علاقہ میں علم کی کچھ بھی رمق باقی ہوتی ہے وہاں کا ماحول صاف ستھرا اور انسانی معاشرہ کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ بغیر علم کے انسان چوپائے کی مانند ہے، اس کا سماج میں کوئی حصہ یا اسکا کوئی نام ونشان نہیں رہ سکتا۔ بقول علامہ حالیؔ

زمانہ نام ہے میرا تو میں سب کو دکھادوں گا
کہ جو تعلیم سے بھاگیں گے نام ان کا مٹادوں گا

۴۔ میر غلام رسول نازکیؔ کی غزلیں

غزل نمبر (۱) کی تشریحات

۱۔ شاعر اپنے محبوب کے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محبوب کے ہونٹوں پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ تبسم کے سیلاب سے عبارت ہے۔ یا یوں کہیے کہ محبوب اتنا حسین وجمیل اور خوب رو ہے کہ اس کے ہونٹوں پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے نور کے دریا کی موجیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہوں اور اس نوری دریا میں مدوجزر کا ہلچل مچ رہا ہو۔

۲۔ شاعر اپنی رندی ومستی کا تذکرہ بہت بےفکری سے کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں محبوب کے حسین تصور میں کھویا ہوا ہوں، اسکا حسن میرے

Scanned with CamScanner

دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے، اس لئے اب میرے ہر سانس میں گیت ہے اور ہر گیت میرے محبوب کی خوبصورتی میں میری فنائیت کا سراپا ترجمان بن گیا ہے۔ اب زندگی میں کوئی غم نہیں اب زندگی خوب اور اچھی طرح سے گذر رہی ہے۔ گویا میرا حال بہت مست و سرمست ہے اور میں نے انجام یعنی مستقبل کو خدا پر چھوڑ دیا ہے۔

۳۔ شاعر زندگی میں بے شمار غم اور مصیبتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں مشکلات زندگی سے بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہوں کیونکہ بے جگری سے لڑنے والے کو بہادر اور غم واندوہ سے بھاگنے والے کو بزدل کہتے ہیں اور میں بہادروں کی طرح تمام غموں اور مشکلوں کا سامنا کر رہا ہوں۔ گویا میں ایک چٹان ہوں جس سے غم کی لہریں آ کر بار بار ٹکراتی ہیں۔

۴۔ غلام رسول ناز کی محبت کی دنیا کے انوکھے پن کو ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس دنیا کی ہر ہر چیز عجیب اور انوکھی ہوتی ہے، یہاں خاموشی اصل زبان بن جاتی ہے اور محبوب کا دیدار ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ محبت میں عاشق و معشوق کی گفتگو خاموش اشاروں پر قائم ہوتی ہے۔

۵۔ شاعر دُنیا کی خوبصورتی کو دیکھ کر اس سے مثل آسمانی جنت قرار دیتا ہے لیکن عاشق کو اس جنت ارضی میں سکون میسر نہیں ہے۔ اس لیے اب اُس کو آخرت کی فکر بھی اس طرح ہونے لگی ہے کہ شاید اُسے وہاں کی جنت بھی میسر نہیں ہوگی۔ یعنی جب دنیا میں سکون نہیں تو آخرت میں اور بے شمار کھٹکے ہیں اس لیے وہاں کی جنت صرف اور صرف واعظ کا توہم ہے۔

غزل نمبر۲ کی تشریحات

۱۔ شاعر فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے خوب صورت، شوخ، چنچل محبوب کو اس کے تمام تر ناز ونخرے کے ساتھ دیکھا تو شیراز کی سرسبزی وشادابی اور کشمیر کی خوبصورتی و دل کشی میری آنکھوں میں سمٹ آئی گویا محبوب ہر طرح سے حسین و خوصورت اور دل کش و دل نواز ہے۔

۲۔ میرے محبوب تیری جدائی سے میرے دل میں غم و الم کی لہریں رہ رہ کے اٹھ رہی ہیں اور میں بے قرار و بے چین ہوا جاتا ہوں۔ تیری جدائی میرے دل میں کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے۔ اے میرے محبوب اس جدائی کو ختم کرنے کے لیے آجا! اور مجھے اپنے پیارے پیارے ہونٹوں سے پیغام زندگی بخش دیجیے۔

۳۔ شاعر فرماتے ہیں کہ محبوب کو پانے کے لیے میں نے کہاں کہاں اور کس کس جگہ اور کس کس فقیر و درویش کے سامنے سر نہیں جھکایا اور وہ بھی اس قدر سر جھکایا کہ ایسا کرنے میں مجھے ایک عجیب طرح کی لذت محسوس ہونے لگی۔ مگر اس عمل نے میرا راز عشق کھول دیا اور میں دنیا کے لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو کے رہ گیا۔

۴۔ شاعر فرماتے ہیں کہ میں بڑا بدنصیب ہوں کہ الفت و محبت کے امتحان میں ناکام ہوا ہوں اور محبت کی کسوٹی پر پوری طرح کھرا نہیں اُتر سکا۔ مزید یہ کہ محبت میں اس قدر میں بدنام ہو چکا ہوں کہ کسی کو کوئی منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہا۔ اس لیے میں اب تنہائی کا ایسا گوشہ یا ایسی جگہ تلاش کر رہا ہوں جہاں میرے سوا کوئی اور نہ ہو۔ میں بالکل اکیلا رہنا چاہتا ہوں اور الگ تھلگ رہنا چاہتا ہوں۔

۵۔ میں محبت و الفت کے اس باغ میں اپنے محبوب کے انتظار میں ہوں، جسکی جدائی کی وجہ سے میری زندگی اجیرن بن کر رہ گئی ہے میں باغ کے سوکھے سبزے کی طرح بجھ گیا ہوں، رنگ و رعنائی سے خالی ہو گیا ہوں، کاش! میرا محبوب جو سرو کے درخت جیسے لمبا قد رکھنے والا اور دل کو خوش کرنے والا ہے آئے اور مجھے اپنی نظروں کے سائے میں پناہ دے دے یا مجھ پر مہربانی کر دے تو میری لٹی ہوئی دنیا پھر سے آباد، ختم ہو چکی شادابی پھر سے تر و تازگی میں بدل جائے اور مجھے پھر سے نئی زندگی مل جائے یا میرا گیا ہوا شباب پھر سے لوٹ آئے۔

Scanned with CamScanner

سوالات کے جوابات

سوال:۔۱ سیلاب تبسم کی وضاحت کیجیے۔ جواب: تشریح سمجھ کر خود سے حل کیجیے۔

سوال:۔۲ شاعر کی نظر میں دنیائے محبت کی کون سی چیز نرالی ہے؟ جواب: اشعار کی تشریح کی مدد سے جواب تلاش کیجیے۔

سوال:۔۳ گوشۂ تنہائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: گوشہ تنہائی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سبھوں سے الگ تھلگ ہو کر قیام کیا جائے۔

سوال:۔۴ ''لذت رسوائی'' اور ''رسوائے محبت'' کی وضاحت کیجیے۔

جواب: لذت رُسوائی" سے مراد ہے بدنامی کا مزہ، آوارگی کا "لطف، اور رُسوائے محبت" اُسی شخص کو کہتے ہیں جو محبت کر کے بدنام ہو جائے۔

Scanned with CamScanner